5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 12ء کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران بیرونی کھاتے کی صورتحال گذشتہ سال کے مقابلے میں تیزی سے بگڑ گئی۔ جولائی تا نومبر م س12ء کے دوران بیرونی کھاتے کو 1.7 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 100 ملین ڈالر کا فاضل رہا تھا۔ بیرونی کھاتے میں اس خسارے کا سبب زیر جائزہ عرصے کے دوران جاری اور مالی، دونوں کھاتوں میں ہونے والی خرابی تھی (**جدول 5.1**)۔

جدول 5.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ (جولائی تا نومبر)		
ارب ڈالر		
	م س11ء	م س12 ع
الف۔ جاری حسابات کا توازن	**-0.6**	**-2.1**
(i) تجارتی توازن	-4.7	-6.4
برآمدات	9	10
درآمدات	13.7	16.5
(ii) خدمات کے کھاتے کا توازن	-1	-1.1
(iii) آمدنی کے کھاتے کا توازن	-1.2	-1.3
(iv) جاری منتقلیاں	6.3	6.8
ترسیلات	4.4	5.2
ب۔ مالی/سرمائے کا توازن	**0.6**	**0.2**
(i) براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	0.6	0.4
(ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	0.2	-0.1
(iii) دیگر	-0.2	-0.1
ج۔ اغلاط اور بھول چوک	**0.1**	**0.2**
د۔ مجموعی توازن	0.1	-1.7
زرمبادلہ کے ذخائر (21 دسمبر کو)	16.3	16.6
شرح مبادلہ (21 دسمبر کو)	85.7	89.9
ع: عبوری		
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

جاری کھاتے کی ابتری

جاری کھاتے میں ابتری عین متوقع تھی تاہم اس کے آنے کا وقت اور شدت غیر متوقع تھی۔ توقع سے بڑھ کر ابتری بیشتر ستمبر 2011ء میں دیکھی گئی جب تجارتی خسارہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ جاری منتقلیوں میں بھی کمی آئی جس کے نتیجے میں صرف ستمبر کے دوران جاری کھاتے میں ایک ارب ڈالر سے زیادہ خسارہ ہوا (**شکل 5.1**)۔

پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کی درآمد بڑھنے، اور برآمدات خصوصاً ٹیکسٹائل کی برآمد گرنے سے تجارتی خسارہ بڑھا۔ دوسری جانب ترسیلات میں ماہ بہ ماہ 29.1 فیصد تخفیف کی بنا پر جاری منتقلیاں کم ہوئیں۔

ترسیلات میں کمی کا تعلق موسمی رجحان کے علاوہ، رقوم لانے والے بینکوں کو کمیشن کی ادائیگی میں تاخیر اور زرمبادلہ منڈی پر سٹہ بازانہ دباؤ سے بھی ہے۔ خوش قسمتی سے اکتوبر 2011ء کے بعد ترسیلات بڑھنا شروع ہو گئیں چنانچہ ستمبر 2011ء کی ماہ بہ ماہ کمی کے باوجود جولائی تا نومبر م س12ء کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں ترسیلات میں 18.3 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی۔

شکل 5.1: جاری حسابات کے توازن کے ماہانہ رجحانات

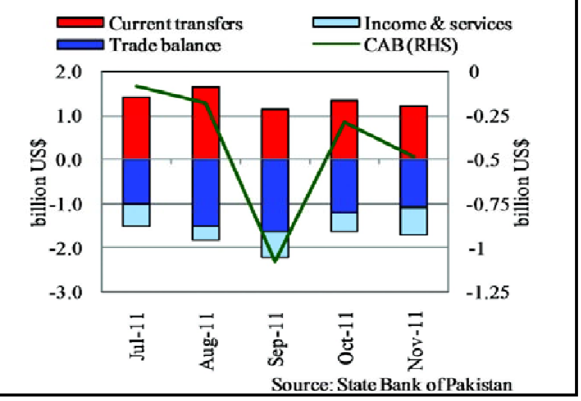

شکل 5.2: قرضہ جاتی اور غیر قرضہ جاتی رقوم (جولائی تا نومبر)

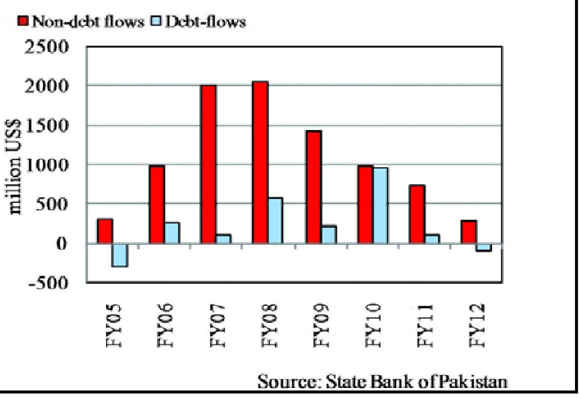

اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھنے کی بنا پر اگلے مہینوں کے دوران تجارتی کھاتے میں ابتری کا امکان ہے۔ م س11ء میں ان قیمتوں میں ردوبدل پاکستان کے حق میں گیا تھا تاہم اس سال ایسا نہیں ہے۔ پاکستان جو چیزیں درآمد کرتا ہے (پیٹرولیم مصنوعات، کھاد، وغیرہ) ان کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں جبکہ پاکستان کی اہم برآمدات (ٹیکسٹائل) کے نرخ گر چکے ہیں۔ پاکستانی برآمدات کی اہم منڈیوں میں طلب کمزور پڑنے سے صورتحال مزید بگڑ رہی ہے جس سے ایسا لگ رہا ہے کہ برآمدی محصولات میں کمی دیر تک برقرار رہ سکتی ہے اور درآمدی اخراجات میں اضافے کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے جن میں مقدار اور نرخوں کے حوالے سے اہم حصہ پیٹرولیم مصنوعات کا ہوگا۔

بدقسمتی یہ ہے کہ ماضی میں تو جاری کھاتے کا خسارہ سرمایہ اور مالی کھاتوں کی فاضل رقوم سے پورا ہوا تھا لیکن جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران ان دونوں کھاتوں میں محض 200 ملین ڈالر کی کچھ فاضل رقم آئی، چنانچہ جاری کھاتے کا بیشتر خسارہ زرمبادلہ ذخائر سے پورا کرنا پڑا جس سے شرح مبادلہ بھی کسی حد تک دباؤ میں آئی۔

سرمایہ و مالی کھاتہ اور بیرونی شعبے کی زدپذیری

جولائی تا نومبر م س12ء کے دوران پیش آنے والے حالات نے پاکستان کے بیرونی کھاتے کی زدپذیری کو عیاں کر دیا ہے۔ ملک کے مالی کھاتے میں م س05ء سے فاضل رقم چلی آ رہی تھی، سازگار ملکی و بین الاقوامی حالات کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مالی اداروں کے فراخ دلانہ تعاون سے پاکستان کے مالی کھاتے میں صرف م س07ء میں 10 ارب ڈالر کی فاضل رقم آئی۔ اس فاضل رقم سے نہ صرف جاری کھاتے کا بڑھتا ہوا خسارہ پورا ہوا بلکہ ذخائر میں بھی اضافہ ہوتا رہا۔

تاہم م س08ء میں عالمی و ملکی ماحول بدل گیا۔ پہلے تو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری عالمی مالی بحران کی وجہ سے بتدریج کم ہوتی گئی، پھر عالمی مالی اداروں کی طرف سے تعاون کم ہو گیا جس سے پاکستانی روپے کی قدر گر گئی اور زرمبادلہ کے ذخائر گھٹنے لگے۔ لہٰذا م س08ء کے بعد مالی کھاتے کی

فاضل رقم بتدریج کم ہونے لگی (**شکل 5.2**)۔

شکل 5.3: پاکستانی روپے کا اتار چڑھاؤ

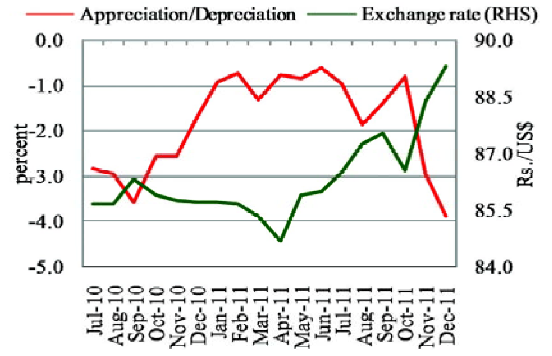

Source: State Bank of Pakistan

مالی کھاتے کی کم ہوتی ہوئی فاضل رقم کے سنگین نتائج م س 11ء میں اس لیے نظرانداز ہو گئے کہ تب جاری کھاتے میں بہتری آ گئی تھی۔ تاہم، جاری کھاتے کا خسارہ خواہ معمولی سا ہو، اگر مالی کھاتے سے مدد نہ ملے تو یہ بدیہی امر ہے کہ پاکستان کے لیے حالات دشوار ہوں گے۔

پاکستان کو مالی رقوم کی بحالی کے لیے ہر ممکن کوششیں کرنی چاہئیں۔ بالفرض، بین الاقوامی مالی اداروں سے رقوم ملنے میں تاخیر ہو جائے تو پاکستان کو دوطرفہ فنڈنگ کے غیر روایتی ذرائع پر توجہ دینی ہوگی۔

اس سلسلے میں ایک حوصلہ افزا پیش رفت پاکستان کے عوامی جمہوریہ چین اور ترکی سے کرنسیوں کے تبدل کے انتظامات ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ تجارتی سودوں، بالخصوص چین کے معاملے میں، ان سودوں کے تصفیے کے لیے علاقائی کرنسیوں کے استعمال کو فروغ دیا جائے تاکہ بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری میں چینی یوآن کا کردار بڑھے۔[43]

زرمبادلہ کے گھٹتے ہوئے ذخائر اور شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ

پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر جون 2011ء کے اختتام پر 18.2 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح چھونے کے بعد 21 دسمبر 2011ء تک 16.6 ارب ڈالر پر آ گئے۔ اس کمی کا سبب، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، جاری حسابات کا بڑھتا ہوا خسارہ، اور زرمبادلہ منڈی میں اطمینان لانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی کوششیں ہیں۔

اختتام جون م س 11ء کے بعد سے زرمبادلہ سیال ذخائر میں 1.6 ارب ڈالر کی تمام کی تمام کمی اسٹیٹ بینک کے ذخائر گرنے سے ہوئی جن میں جولائی تا دسمبر عرصے کے دوران بحیثیت مجموعی 2 ارب ڈالر سے اوپر کمی آئی۔ اس عرصے میں جدولی بینکوں کے ذخائر 0.4 ارب ڈالر بڑھ گئے۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں کمی سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ گذشتہ برس کے مقابلے میں آمد کم اور ادائیگیاں بلند رہیں۔ ڈونر اداروں سے رقوم توقع سے کم ملیں، جبکہ ایشیائی ترقیاتی بینک کو قرضے کی واپسی گذشتہ سال کی نسبت بڑھ گئی۔

بیرونی رقوم میں اس ابتری کا نتیجہ پاکستانی روپے کی، خصوصاً اکتوبر کے بعد سے، کمزوری کی صورت میں نکلا اور 21 دسمبر 2011ء کو بین البینک منڈی میں بہ وزن اوسط نرخ 89.96 روپے تک پہنچ گیا (**شکل 5.3**)۔ شرح مبادلہ پر ابتدائی دباؤ کا سبب یہ تھا کہ جاری کھاتے میں بڑے

43 چین کے معاملے میں کرنسیوں کے تبدل کے انتظامات متعلقہ ملکی کرنسیوں میں تین سال کے لیے کیے گئے ہیں، پاکستانی روپیہ 140 ارب اور چینی یوآن 10 ارب۔ ترکی کے ساتھ یہ انتظامات متعلقہ کرنسیوں میں ایک ارب ڈالر کے مساوی کیے گئے ہیں۔

خسارے کی بنا پر کرنسی کی حقیقی قلت پیدا ہوگئی تھی، تاہم بعد میں زرمبادلہ منڈی پر سٹہ بازانہ دباؤ بھی پڑ گیا۔ آئی ایم ایف کے پروگرام سے اختتام ستمبر 2011ء میں پاکستان کے نکل جانے اور امریکہ کے ساتھ کشیدگی بڑھنے سے سٹہ بازوں کو قلیل مدتی فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ چنانچہ ستمبر اور اکتوبر 2011ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی مداخلت گذشتہ برس کے مقابلے میں بڑھ گئی۔

شکل 5.4: تجارتی کھاتہ (جولائی تا نومبر)

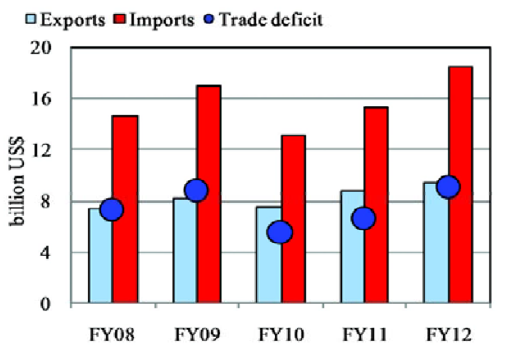

Source: Pakistan Bureau of Statistics

5.2 تجارتی کھاتہ[44]

تجارتی کھاتہ مسلسل دوسرے سال ابتری کا شکار ہوا، جولائی تا نومبر مس 12ء کے دوران اس کا خسارہ 36.7 فیصد بڑھ کر 9.1 ارب ڈالر تک جا پہنچا جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں یہ 6.6 ارب ڈالر تھا (**شکل 5.4**)۔ تجارتی کھاتے میں یہ ابتری اجناس کے نرخ بڑھنے کا نتیجہ تھی اور برآمدات کے مقابلے میں درآمدات پر اس کے اثرات زیادہ نمایاں تھے (**شکل 5.5**)، نیز پاکستانی برآمدات منگوانے والے اہم ملکوں میں برآمدی طلب بھی کسی حد تک گر گئی۔

شکل 5.5: تبدیلی کے ذرائع (جولائی تا نومبر) ملین ڈالر میں

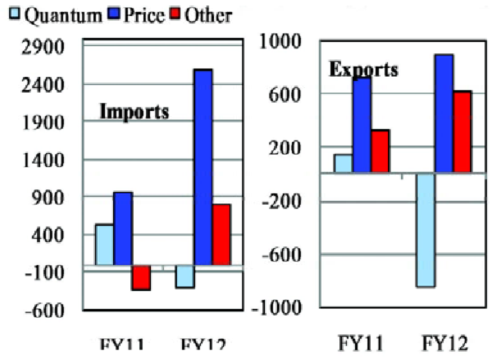

Source: Pakistan Bureau of Statistics

برآمدات

جولائی تا نومبر مس 12ء کے دوران برآمدات میں 7.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں 15.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ٹیکسٹائل برآمدات گرنے سے مجموعی برآمدات میں کمی آئی۔ اس کے علاوہ چاول، مچھلی، قالین، کھیلوں کے سامان اور چمڑے کی برآمد بھی پہلے سے کم ہوئی۔

دوسری طرف پھلوں اور سبزیوں، خام کپاس، جوتوں، آلات جراحی وطب، کیمیکل اور ادویات کی برآمد گذشتہ برس سے خاصی زیادہ ہوئی۔

ٹیکسٹائل

ٹیکسٹائل برآمدات جولائی تا نومبر مس 12ء کے دوران 1.3 فیصد کم ہوگئیں جبکہ گذشتہ برس 21.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا تھا۔ ان برآمدات میں

44 یہ تجزیہ وفاقی دفتر شماریات کے فراہم کردہ عبوری ڈیٹا پر مبنی ہے جس پر نظر ثانی کی گنجائش ہے۔ سیکشن 'ادائیگیوں کا توازن' میں زرمبادلہ کے اعداد وشمار سے اس ڈیٹا کی مطابقت ضروری نہیں۔

کمی دراصل برآمدی مقدار گرنے کی وجہ سے ہوئی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران تقریباً تمام اقسام کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی دیکھی گئی، یعنی سوتی دھاگے، سوتی کپڑے، بُنے ہوئے کپڑے، بستر کی چادر، تولیے، اور سلے سلائے ملبوسات کی برآمدی نمو یا تو بہت کم رہی یا گذشتہ برس کے مقابلے میں گرگئی (**شکل 5.6**)۔

شکل 5.6: ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی (جولائی تا نومبر)

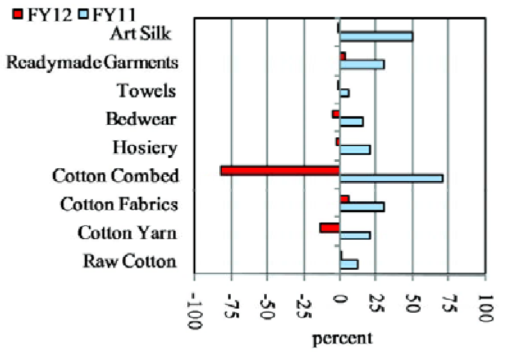

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اکتوبر اور نومبر کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی خاص طور پر تشویش ناک رہی کیونکہ ان مہینوں میں اکائی قیمت اور مقدار، دونوں گری ہیں۔ خدشہ ہے کہ یہی رجحان جاری رہا تو رواں مالی سال میں مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات گذشتہ برس سے کم رہ جائیں گی۔ ملک میں بجلی کی شدید قلت، یوروزون میں ممکنہ کساد بازاری اور باقی دنیا پر اس کے اثرات کے پیش نظر امکانات زیادہ روشن نہیں ہیں۔ حالیہ مہینوں کے دوران امریکہ اور یورپ کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمد گرنے سے طلب میں آنے والی کمی پہلے ہی عیاں ہے (**جدول 5.2**)۔

جدول 5.2: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی طلب (جولائی تا ستمبر)

نمو فیصد میں

	امریکہ			یورپ*	
	م س11ء	م س12ء		م س11ء	م س12ء
بنگلہ دیش	11.4	-21.3		9.4	4.4
چین	22.2	-5.6		14.6	3.3
بھارت	4	12.4		13.2	-7.2
پاکستان	2.4	-4.7		15.1	-11.4
دنیا	16.7	-5.4			

*جولائی اگست

ماخذ: او ٹی ای ایکس اے اور یورو اسٹیٹ

غیر ٹیکسٹائل

غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں جولائی تا نومبر م س12ء کے دوران 20.2 فیصد سال بسال نمو ہوئی اور تمام ذیلی گروپوں نے گذشتہ برس کے مقابلے میں عمدہ نمو دکھائی۔ غذائی برآمدات میں 22.7 فیصد، پیٹرولیم مصنوعات میں 13.7 فیصد اور دیگر ساختہ اشیا میں 13.6 فیصد نمو پائی گئی (**شکل 5.7**)۔

شکل 5.7: غیر ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی (جولائی تا نومبر)

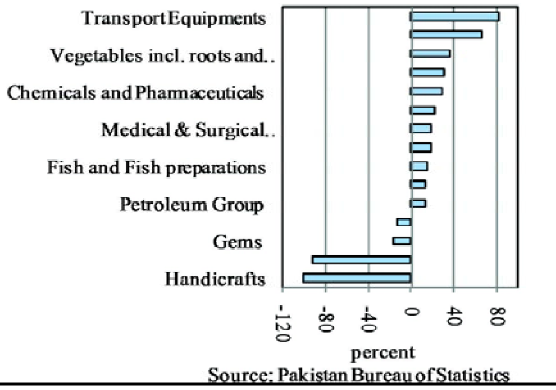

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چاول کی برآمدات: پاکستان نے م س 12ء کے

پانچ مہینوں میں 701.1 ملین ڈالر کے چاول برآمد کیے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رواں مالی سال کا 2.5 ارب ڈالر کے چاول برآمد کرنے کا ہدف شاید پورا نہ کیا جا سکے گا۔ جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران باسمتی اور اری دونوں چاولوں کی برآمدات بالترتیب 15.9 اور 8.1 فیصد گریں اور اس میں مقدار کی کمی کارفرما تھی۔ تاہم تھائی لینڈ میں سیلاب کی وجہ سے چاول کی ممکنہ قلت پیدا ہونے سے عالمی منڈی میں اضافی طلب کا پاکستانی چاول کو فائدہ پہنچنے کا امکان بھی موجود ہے۔ نیز، پاکستان کی چاول کی فصل ابتدائی ہدف سے زائد ہونے کا بھی امکان ہے۔

جدول 5.3: درآمدی کارکردگی (جولائی تا نومبر)

	ارب ڈالر		سال بسال نمو	نمو میں فیصد حصہ	
	م س 11ء	م س 12ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء
غذا	2.2	2.1	-1.1	37.9	-0.8
مشینری	2.2	2	-8.5	3.4	-6.2
ٹرانسپورٹ	0.8	0.8	-7.7	10.4	-2.1
پیٹرولیم	4.2	6.3	48.6	20.3	67.9
ٹیکسٹائل	1	1.1	9.6	18.6	3.1
زرعی و کیمیائی	2.4	2.9	22.8	-4.1	17.9
دھات	1.1	1.1	5.5	5.8	1.9
متفرق	0.3	0.3	0.7	2.8	0.1
مجموعہ	15.4	18.5	20.2	100	100

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

دیگر ساختہ اشیا میں کھیلوں کے سامان، طبی آلات، ادویات، اور انجینئرنگ کے سامان کی برآمدات میں اضافہ ہوا تاہم چمڑے کی مصنوعات، سیمنٹ، اور اشیائے دستکاری کی برآمدات گرنے سے نمو جزوی طور پر متاثر ہوئی۔

شکل 5.8: پیٹرولیم گروپ میں تبدیلی کے ذرائع (جولائی تا نومبر)

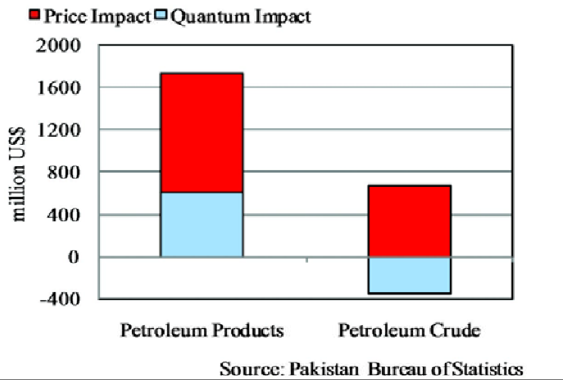

درآمدات

درآمدات میں مسلسل دوسرے سال بھی اضافہ ہوا اور جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران ان میں 18.5 فیصد نمو ہوئی۔ درآمدی بل بڑھانے میں تقریباً تمام مصنوعات کے درآمدی نرخ بڑھنے کا اثر ہے، جبکہ اکثر کا درآمدی حجم اس عرصے کے دوران کم ہوا۔ سب سے زیادہ اضافہ (48.6 فیصد) پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں دیکھا گیا جس کے بعد زرعی و دیگر کیمیکلز (22.8 فیصد) اور ٹیکسٹائل گروپ (9.6 فیصد) ہیں۔ دوسری طرف غذا، مشینری اور ٹرانسپورٹ نے سال بسال کمی دکھائی (**جدول 5.3**)۔

جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد گذشتہ سال سے 2.1 ارب ڈالر بڑھ گئی۔ اس میں سے 87.8 فیصد اضافہ بلند نرخوں کی بنا پر، اور بقیہ 12.2 فیصد اضافہ مقدار بڑھنے کی بنا پر ہوا (**شکل 5.8**)۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران غذائی گروپ کی درآمدات میں 1.1 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی عرصے میں 58.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔

م س 11ء کے دوران شکر کی بھاری درآمدات سے غذائی درآمد کے اخراجات بڑھ گئے تھے، تاہم م س 12ء میں شکر کی ملکی پیداوار بڑھنے کے باعث درآمد کی ضرورت نہیں رہی یہی وجہ ہے کہ اس سال شکر کی درآمد میں 96.9 فیصد کمی ہوگئی۔ شکر کے برعکس سویا بین تیل، پام آئل، چائے اور مسالہ جات کی درآمد جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران بڑھ گئی۔

جدول 5.4: مشینری کی درآمد (جولائی تا نومبر)

ملین ڈالر

	م س 11ء	م س 12ء	مطلق فرق
ٹیکسٹائل	193.2	141.1	-52.1
ٹیلی مواصلات	378.7	516.4	137.8
برقی مشینری اور آلات	344.3	275.4	-68.9
زرعی	38.9	63.9	25.0
بجلی ساز	469.8	347.2	-122.6
تعمیرات اور کان کنی	52.4	47.3	-5.1
دیگر مشینری	644.5	524.6	-119.9
مجموعہ	2214.5	2025.6	-188.9

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

مشینری کی درآمد زیر جائزہ عرصے میں 12.4 فیصد گر گئی جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 2.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بحیثیت مجموعی جن مشینریوں کی درآمد گری وہ ٹیکسٹائل، تعمیرات، برقی اور بجلی ساز مشینری تھی جس نے دفتری، ٹیلی مواصلاتی اور زرعی مشینری کی درآمدی نمو کو ماند کر دیا (**جدول 5.4**)۔

ٹیلی مواصلات مشینری کے درآمدی بل میں 137.8 ملین ڈالر اضافہ ہوا جس میں سے 101.5 ملین ڈالر موبائل فون کی درآمد، اور بقیہ 36.3 ملین ڈالر انفراسٹرکچر آلات کی درآمد میں بڑھے۔ حکومت نے جب سے چینی ساختہ سستے موبائل فون کی درآمد کھولی ہے موبائل فون کی طلب بڑھ رہی ہے۔

مصنوعی ریشے، مصنوعی ریشمی دھاگے، اور پرانے کپڑوں کی درآمد کی وجہ سے ٹیکسٹائل کی درآمد میں 8.4 فیصد اضافہ ہوا، تاہم م س 11ء کے دوران خام کپاس کی جو درآمد (مقدار اور نرخوں کے اثر کی بنا پر) بڑھ گئی تھی وہ جولائی تا نومبر م س 12ء کے دوران گر گئی کیونکہ خام کپاس ملکی منڈیوں میں بخوبی موجود ہے۔ دوسری جانب، زیر جائزہ عرصے کے دوران کھاد کی درآمد 34.4 فیصد بڑھ گئی جو بلند درآمدی نرخوں کا اثر ہے۔ ملک میں گیس کی قلت کے سبب کھاد کی پیداوار متاثر ہونے سے بھی درآمد میں اضافہ ہوا۔